سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل ایم اے
۱۸ وارث روڈ - لاہور } ایڈیٹر

پادری غلام مسیح صاحب
میکلوڈ روڈ - لاہور } اسٹینٹ ایڈیٹر

پادری ایچ-اسی وائلی صاحب
ایس-ٹی-ایم-ایمپرس روڈ لاہور } مینیجر

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینیجر صاحب نور افشاں ہونا چاہئے تمام مضامین و اشتہارات برائے اندراج کاغذ کے ایک طرف تحریر کر کے بنام ایڈیٹر وارث روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال فرمایا کریں۔

حقیقی نور جو ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے دنیا میں آنے کو تھا

جلد ۵۵ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے - ۲۳ ستمبر ۱۹۲۷ء | نمبر ۳۸

مسدس منّت

گذشتہ سے پیوستہ

دانائے راز واقف حالات اندروں جسکی عجیب ذات ہے بیچون و بیچگوں
بولا کہ اس سے پہلے کہ میں کوئی حکم دوں جزیہ میں تم جو دیتے ہو سکہ وہ دیکھ لوں
سکہ دکھایا آپ نے پوچھا یہ کس کا ہے
قیصر کا ہے کہا - اسے دیدو یہ جس کا ہے

جو کچھ کہ ہے خدا کا خدا کو دیا کرو یہ فرض اولیں ہے یہ پہلے ادا کرو
سب کے بھلے بنے رہو سب کا بھلا کرو جو ملتجی ہو اس کی نہ رد التجا کرو
چکرا گئے تب فریسی مکار پھر گئے
اپنا سا لے کے منہ دم گفتار پھر گئے

دانائے راز بستہ و مقال فی البدیہہ بولے ہجوم سے تھے جہاں صالح و سفیہہ
احسن ہے مستحب ہے نہ سمجھو اسے کریہہ موسٰے کے جانشیں یہ فریسی ہیں اور فقیہہ
جو کچھ وہ تم سے کہتے ہیں کرنے کو مان لو
لیکن جو کرتے ہیں نہ کرو کام جان لو

اُن کے لب و دہن سے نکلتا ہے جو کلام وہ اپنے ہاتھ پاؤں سے کرتے نہیں وہ کام
وہ بھاری بوجھے باندھتے رہتے ہیں صبح و شام اپنے لئے نہیں ہیں مگر بہر خاص و عام
کندھوں پہ ان کے دھر کے اٹھاتے نہیں ہیں آپ
انگل سے بھی تو ان کو ہلاتے نہیں ہیں آپ

وہ لوگوں کے دکھانے کو کرتے ہیں اپنے کام تعویذ لمبے چوڑے بڑے رکھتے ہیں مدام
جامہ طویل وہ کہ طوالت کرے سلام پوشاک کے کنارے بھی خاصے عریض تام
دعوت میں اُن کو صدر نشینی کی چاہ ہے
اور معبدوں میں بھی طلب عز و جاہ ہے

بازار میں یہ رکھتے ہیں خواہش سلام کی ربی کہیں سب ان کو یہ کہتا ہے ان کا جی
ربی کہاؤ یہ تمہیں خواہش نہ ہو کبھی اُستاد ہے تمہارے لئے صرف ایک ہی
باپ ایک ہے تمہارا تم آپس میں بھائی ہو
ہادی مسیح جس سے فقط رہنمائی ہو

افسوس اے فریسی مکر و ریا سرشت قبضہ میں اپنے رکھ کے کلید در بہشت
بند اس کو کر دیا ہے یہ عادت ہو تیری زشت تا کوئی کر سکے نہ درو آخرت کی کشت
پاتا نہیں تو دخل اس میں عجیب یہ ہے
اوروں کو روکتا ہے پھر اس پر غضب یہ ہو

افسوس اے فریسی مکر و ریا دمار دورہ تری و خشکی کا کرتا ہے بار بار
تا ایک کو مرید بنائے پڑھے شمار لیکن نہیں سمجھتا ہے اس کا مآل کار
جب ایک کو مرید ہی میں ایسے تو لاتا ہے
اپنے سے دونا دوزخی اسکو بناتا ہے

اے اندھے رہنماؤ یہ افسوس کی ہے جا لوگوں کو تم سکھاتے ہو یہ موجبات کیا
کھائے قسم اگر کوئی مقدس کی تو ہے کیا لیکن جو کھائے سونے کی جو اس پہ ہے چڑھا
اس عہد کو ضرور ہے اپنے وفا کرے
جو کچھ ادائے فرض ہے اسکو ادا کرے

میں نے تیری خبر کان سے سنی تھی پر اب میری آنکھیں تجھے دیکھتی ہیں اس لئے مجھے اپنے آپ سے نفرت ہے اور میں خاک اور راکھ میں توبہ کرتا ہوں ایوب ۴۲

مثنویِ صبرِ ایُوب

منظومہ جناب کیدارناتھ صاحب منت سکنہ گھڑاچوری

یہ بات وہ ختم کر نہ پایا
چوتھا خبر اور لے کے آیا

بیٹے اور بیٹیاں تمہاری
اس کے یہاں اُنکی تھی ضیافت
جنگل سے اُٹھی ایک آندھی آئی
گھر گر گیا سارا ڈگمگا کے
میں ایک بچا ہوں سو گئے سب
ایوب ہُوا یہ سن کے حیران
ماتم زدہ گر پڑا بسرِ خاک
بھولا غمِ دختر و پسر کو
آیا تھا برہنہ میں شکم سے
اُس نے ہی لیا۔ دیا اُسی نے
اُس کا ہر کام ہے مبارک
اس قضیہ میں تھا گناہ سے پاک
غالب اس امتحان پر آیا
بنی اللہ پھر ایک روز آئے
پہنچا۔ کہا آیا تو کہاں سے
تھا حضرتِ حق کا تب یہ ارشاد
صادق نہیں کوئی اس کی مانند
تو نے تو مجھے بہت اُبھارا
توبھی نہ جزع فزع کی اُس نے
شیطاں نے کہا۔ ابھی ہے باقی

گھر میں بڑے بھائی کے تھیں ساری
لائی یہ ضیافت ان پر آفت
بنیاد و مکان کی ہلائی
سب رہ گئے اس میں دب دبا کے
زندہ درگور ہو گئے سب
جیتے مُوا گو بدن میں تھی جان
دل پھٹ گیا پیرہن کیا چاک
سجدہ میں جھکایا اُس نے سر کو
جاؤں جیسے آیا ہوں عدم سے
اچھا ہُوا لے لیا اُسی نے
فتبارک نام ہے مبارک
ایوب تو کچھ نہیں اُسے باک
عیب اُس نے خدا پہ کب لگایا
شیطاں بھی چلا کہ بار پائے
بولا کہ یہاں سے اور وہاں سے
ایوب کی دیکھی تو نے روداد
پایا کہیں کوئی اس کی مانند
جیتے جی سب اس کا مال مارا
لعنت نہیں دی مبارک اُس نے
ہے جام بکف ہنوز ساقی

ہے کھال کے بدلے کھال سچ ہے
ہے جان کا صدقہ مال سچ ہے

اب گوشت اور استخواں کو چھو کر
شامت سے اُٹھا کے تب ندامت
فرمایا وہ تیرے ہاتھ میں ہے
شیطاں نے جو یہ مجاز پایا
سوزاں وہ خدنگ تک کے مارا
جل بھن گیا تن کباب آسا
پھوڑوں میں ٹپک تھی یا طپش تھی
تب راکھ پہ بیٹھ کے دری سے
دُرگت شوہر کی جب یہ ہولی
گذری جو خدا سے خود گذر جا
بولا ایوب چُپ ارے چُپ
لب بند کر اپنے اور زباں تھام
نادانی نہ کر یہ کھوٹا ہے کام
اس چاٹ پہ ہے گدھی ہوئی تو
کھا مغز نہ اب فضول میرا
اچھی چیزیں خدا سے لیں
اس سارے مقدمہ میں دیکھا
ایوب بلا میں مبتلا تھا
راضی رہا ہر بُرے بھلے سے
ایوبی کشاد بت میں تھی

جانچ اُس کو یہ بات اور تو کر
منہ پر کہیگا تجھے ملامت
جان اُس کی وہ میرے ہاتھ میں ہے
ایوب کو آزمانے آیا
شعلہ کی طرح لپک کے مارا
چھالے اُچھلے حباب آسا
خارش سے بڑھی ہوئی خلش تھی
کھُجلانے لگا وہ ٹھیکری سے
نا محرم راز بی بی بولی
اب بھیج کے لعنت اس پہ مرجا
شکوہ نہیں خوب۔ چپ اری چپ
بنتا ہُوا کیوں بگاڑیگی کام
دانائی جو لے تو وے کھرے دام
بیٹھا ہے تڑپ اور کڑوا اخ تھو
متفرع ہے یہ اصول میرا
بد بھی چیزیں خدا سے لیں
ہے صبر کا سارا دیوڑھا لیکھا
اپنے دم سے مگر بھلا تھا
نکلا نہ کوئی گلہ گلے سے
یہ فتح تھی گو شکست میں تھی

ایوب کے تین دوستوں کا آنا اور اُس پر عدم صدق کا الزام لگانا

تیمنی۔ نعمانی اور سوخی
اس حادثہ پر تھا جو کہ جانکاہ
ایوب کی ان سے دوستی تھی
جس وقت ہوئے وہ تینوں آگاہ
دوڑا۔ کہ آشنائی میں خوں
آنسو نالوں نے کیا بہائے
تھا چشمہ دل میں جوشِ بیچوں
اُمڈے سیلاب سے وہ آئے

نور افشان

مطبوعہ ۲۳ ستمبر ۱۹۲۶ء

اقوال و اعمال

جس طرح درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اُسی طرح انسان کی شناخت اُسکے اقوال و اعمال سے ہوتی ہے۔ بزرگوں کے اقوال و اعمال برے اور نیکوں کے نیک ہوتے ہیں لیکن اقوال و اعمال میں ایک قابل لحاظ فرق ہے۔ اقوال میں ریا و فریب کی زیادہ گنجایش ہے اور اعمال میں بہت کم۔ اقوال میں [illegible] آسانی ہے مثلاً کوئی اچھی بات کہدینا۔ نیک نصیحت کرنا جود و سخا کی تعلیم دینا اور اسافل و اراذل سے مواسات و مساوات کی تلقین کرنا کچھ مشکل نہیں لیکن ان باتوں کو عمل میں لانا بہت مشکل ہے۔

اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرنا نہیں چاہتے کہ اقوال کی کچھ حقیقت نہیں اور فقط اعمال ہی قابل لحاظ ہیں۔ نیک اقوال کے ساتھ اگر نیک اعمال بھی ہوں یعنی قول و فعل میں مطابقت و موافقت ہو تو نور علیٰ نور ورنہ نیک اقوال بجائے خود نیک ہیں۔ بعض اوقات قول و فعل میں فصلِ زمانی ہوتا ہے اور اس لئے جب تک ہم کسی کو اپنے قول کے خلاف عمل پیرا نہ دیکھیں اُسکے اقوال کو محض زبانی جمع و خرچ اور بے حقیقت نہیں کہہ سکتے۔ جو شخص کوئی اچھی بات کہتا ہے ہم اُسے اچھا سمجھیں تاوقتیکہ اُسکو اپنے اقوال کی خلاف ورزی کرتے نہ دیکھیں کیونکہ ہم غیب دان نہیں ہیں۔ ہم فقط ظاہر کو دیکھتے ہیں اور ہمارا فیصلہ بھی ظاہری حالت کے مطابق ہونا چاہئے چنانچہ شیخ سعدی شیرازی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

ہر کرا جامہ پارسا بینی
پارسا دان و نیک مرد انگار
ور ندانی کہ در نہانش چیست
محتسب را درون خانہ چہ کار

آریہ گزٹ لاہور مطبوعہ ۱۵ ستمبر ۱۹۲۶ء کے صفحہ ۶ پر زیرِ عنوان **یہ چھوت چھات کب تک؟** یوں مرقوم ہے "ہندوؤں کے اندر ابھی تک ایک ایسی جماعت موجود ہے جو اچھوتوں سے چھونے اور ملنے جلنے سے بہت گھبراتی ہے اور ان کے ساتھ بھائیوں جیسا سلوک کرنا گناہ عظیم خیال کرتی ہے۔ ہندوستان کے اندر ہندوؤں کے لئے اس وقت جو حالت پیدا ہوگئی ہے اُسے دیکھتے ہوئے ہر ایک ہندو کے لئے یہ لازمی تھا کہ وہ مدتوں کے بچھڑے ہوئے بھائیوں کو اپناتا لیکن بمبئی کے ایک واقعہ نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ہنوز دہلی دور است۔

بمبئی میں ایک براہمن سبھا ہے۔ یہ ہر سال گنپتی کا جلوس نکالا کرتی ہے۔ اس دفعہ جب جلوس نکالنے کا سوال سامنے آیا تو اچھوتوں کے متعلق جو جلوس میں شامل ہونا چاہتے تھے یہ فیصلہ کیا گیا کہ وہ گنپتی کے جلوس میں شامل ہو سکتے لیکن دو براہمن دیوتا طیش میں آگئے اور اُنہوں نے بمبئی ہائی کورٹ میں درخواست دیدی کہ سبھا نے جو ریزولیوشن پاس کیا ہے اُس پر عمل کئے جانے کی ممانعت کر دی جائے۔ پرماتما کا شکر ہے کہ سنیچہ کی جے ہوئی اور فاضل جج نے اُن براہمنوں کی درخواست نامنظور کر دی۔ اگر یہ درخواست منظور ہو جاتی تو نہ معلوم اس صورت میں کیا گڑبڑ ہوتی۔ کیا یہ ہندو جاتی کی بدقسمتی نہیں ہے کہ اُس کے اندر ابھی تک ایسے لوگ موجود ہیں جو اپنے بھائیوں کو اپنا سمجھنے کے لئے تیار نہیں ہیں؟"

اِس مندرجہ بالا دلچسپ اقتباس سے اظہر من الشمس ہے کہ آریہ اصحاب **قولاً چھوت چھات** کو مذموم قرار دیتے ہیں۔ خدا کرے کہ وہ فعلاً بھی **چھوت چھات** کو دُور کر کے اپنے اقوال و اعمال میں مطابقت و موافقت پیدا کریں اور تحسین و آفرین کے زیور سے آراستہ ہوں۔ اگر آریہ اصحاب اِس چھوت چھات کے دیو لعین کو اپنے ہاں پناہ نہ دیں تو چونکہ اہلِ اسلام نے بھی اِس شیطانِ رجیم پر لاحول پڑھنا شروع کر دیا ہے اِسلئے باقی ہندو بھی اِس دشمنِ ہند کی حمایت سے عاجز آکر اِسکو اپنے درمیان سے خارج کر دینگے۔

ہم نہایت آرزومندی سے منتظر ہیں کہ آریہ اصحاب کو اپنے **اچھوت بھائیوں سے بغلگیر** ہوتے دیکھیں کیونکہ اگر وہ فی الفور چھوت چھات کو خیرباد نہ کہیں اور اپنے بنی نوع کو بلاقید شدھی وغیرہ اپنے برابر سمجھنے کا عملی ثبوت نہ دیں تو اُن کے اقوال پادر ہوا اور بالکل بے حقیقت ثابت ہونگے ؎

دُہل در فغانست دائم و لے
چہ حاصل چو اندر میان ہیچ نیست
گرت دانشے ہست معنی طلب
بصورت مشو غرہ کان ہیچ نیست

سرکاری خبر ہے کہ ہندو ہیرلڈ نے اپنی اشاعت مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۲۶ء میں ایک رپورٹ بدیں مضمون شائع کی ہے کہ باغبانپورہ کے قریب تقریباً دو سو سکھ جبراً مسلمان بنائے گئے ہیں۔ اخبار مذکور میں یہ خبر شائع ہونے سے پیشتر اس معاملہ کے متعلق ایک ہندو ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اور صاحب سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس خود تحقیقات کر کے یہ معلوم کر چکے تھے کہ موضع محمود بوٹی کے تقریباً ۱۲۶ بازیگر جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل تھے برضای خود مسلمان ہوئے اور ان پر کسی قسم کا جبر یا دباؤ نہیں ڈالا گیا۔ اسی قوم کے تقریباً ۱۶ افراد جو متصل ایک موضع لکھو ڈہر میں رہتے تھے اور جو اپنے آپ کو سکھ بتاتے ہیں اس تبدیلی مذہب پر ناراض ہیں اور خود بخود گاؤں چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ ان اشخاص کی نقل و حرکت میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کی گئی۔

باجہ اور قربانی گاؤ

شملہ ۱۰ ستمبر۔ موتمر اتحاد میں تین دن تک مسجد کے سامنے باجہ بجانے اور قربانی گاؤ کے مسئلہ پر بحث ہوتی رہی۔ کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا ایک چھوٹی سی کمیٹی کا تقرر عمل میں آیا ہے جو کل مسئلہ قربانی گاؤ کے متعلق ایک اصول پیش کریگی۔ شاید دونوں جماعتیں اسے تسلیم کریں۔ کل مسجد کے سامنے باجا بجانے کے مسئلہ پر بحث ہوگی۔

راولپنڈی میں ڈاکوؤں کی گرفتاری

راولپنڈی ۱۰ ستمبر۔ موضع جنگل ضلع ہزارہ میں پچھلے دنوں قزاقوں کی جماعت نے ڈاکہ ڈالا تھا اور ایک گھر میں داخل ہو کر میاں بیوی کو بے رحمی کے ساتھ قتل کیا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شیخ غلام نبی صاحب انسپکٹر پولیس اس جماعت کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان قزاقوں میں سے ایک نے پولیس کے سامنے اپنے گھر کا بھید بتا کر اپنے ساتھیوں کو گرفتار کرا دیا ہے۔ پولیس نے متعدد ڈکیتیوں کا سراغ لگا لیا ہے۔

لائٹ کے عملہ کی درخواست ضمانت نامنظور

لاہور ۱۲ ستمبر۔ آج شام کے ساڑھے چار بجے مسٹر لنکن ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اخبار لائٹ کے مدیر۔ طابع اور ناشر کی درخواست ضمانت مسترد کر دی۔

دہلی میں چار اشخاص کی گرفتاری

دہلی ۹ ستمبر۔ مقامی سی۔ آئی۔ ڈی نے مسیح اللہ کبیر علی۔ عبد الحفیظ اور مصطفےٰ کو جو بجنور کے رہنے والے ہیں زیر دفعہ ۳۹۲ تعزیرات ہند گرفتار کیا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے بمبئی میں ڈاکہ ڈالا اور ایک شخص کی مشکیں کس کر اس کے قبضے سے ایک ہزار روپیہ چھین لیا۔ اس کے بعد یہ لوگ دہلی میں آئے اور انہوں نے پانصد روپے کا کپڑا خرید کر بذریعہ ریل کلکتہ بھیجا۔ ہفتہ کے دن ملزموں کو عدالت کے سامنے پیش کیا گیا اور مقدمہ کی سماعت کے لئے بمبئی بھیج دیا گیا۔

خفیہ پولیس کے اہلکار پر حملہ

دہلی ۹ ستمبر۔ سی۔ آئی۔ ڈی کے ایک کنسٹیبل پر چاوڑی بازار میں ایک شخص نے لوہے کی سلاخ سے حملہ کیا۔ حملہ آور کا حلیہ فقیرانہ ہے کوئی اسے مسلمان بتلاتا ہے اور کوئی عیسائی۔ کنسٹیبل کا نام رادھا کشن ہے۔ سلاخ کی ضرب سے اس کے سر پر سخت چوٹیں آئیں اور وہ بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ حملہ آور کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔ وہ پاگل معلوم ہوتا ہے اور کسی سوال کا جواب نہیں دیتا۔

جرمنی کے دو طالب علم برگ اسمیٹ اور الفریڈ جو موٹر سائکلوں پر دنیا کا چکر لگانے کے ارادہ سے گھر سے نکلے ہیں پنجشنبہ کی شام کو دہلی سے روانہ ہو گئے۔ انہوں نے پرانی دہلی میں آثار عتیقہ کی سیر کی

سرویا کے ایک ہوٹل میں بم

برلن ۱۰ ستمبر۔ بلغریڈ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ نئے ہوٹل میں ایک بم کے پھٹنے کے باعث سات اشخاص مجروح ہوئے۔ یہ ہوٹل جمہوریت پسند جماعت کی قیام گاہ ہے۔ بم کے پھٹنے کے باعث ہوٹل کو آگ لگ گئی۔ شعلے دو اور ہوٹلوں تک بھی پہنچ گئے خیال کیا جاتا ہے کہ اس جرم کی تہ میں سیاسی مقاصد پوشیدہ ہیں۔

مولوی شہاب الدین کو سال بھر کی قید

بریسال ۹ ستمبر۔ کلکتہ کے مقدمہ بلوہ میں مولوی شہاب الدین اور چھ دیگر مسلمانوں کو مجمع خلاف قانون کے ارکان ہونے کا ملزم قرار دیا گیا تھا اور مولوی صاحب پر یہ بھی الزام لگایا گیا تھا کہ انہوں نے گولی چلانے کے لئے حکم دیئے جانے سے کچھ پہلے مسلمانوں کے ایک مجمع کو ان ہندوؤں پر حملہ آور ہونے کے لئے مشتعل کیا تھا جو جلوس میں شریک تھے۔

آج اس مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ زبیر۔ عبد الولی۔ حضور علی۔ زبید علی ماچھی اور ہاشم خاں کو مجرم قرار دیا گیا لیکن اس حقیقت کے پیش نظر کہ ان کے رفقا کو (موقع ہی پر) بہت کافی سزا مل چکی ہے اور یہ لوگ مولوی کے اشارہ پر کام کرتے تھے۔ اس کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بنے ہوئے تھے۔ انہیں زیر دفعات ۱۴۵/۱۵۱ تعزیرات ہند عدالت کے برخاست ہونے تک سزائے قید کا حکم سنا دیا گیا زیر دفعہ ۱۱ ضابطہ فوجداری ان سے ایک ایک سال کے لئے ایک ایک سو روپے کی ضمانت طلب کی گئی۔ ایک ہفتہ میں ضمانت داخل کر دینے کا حکم دیا گیا ہے۔

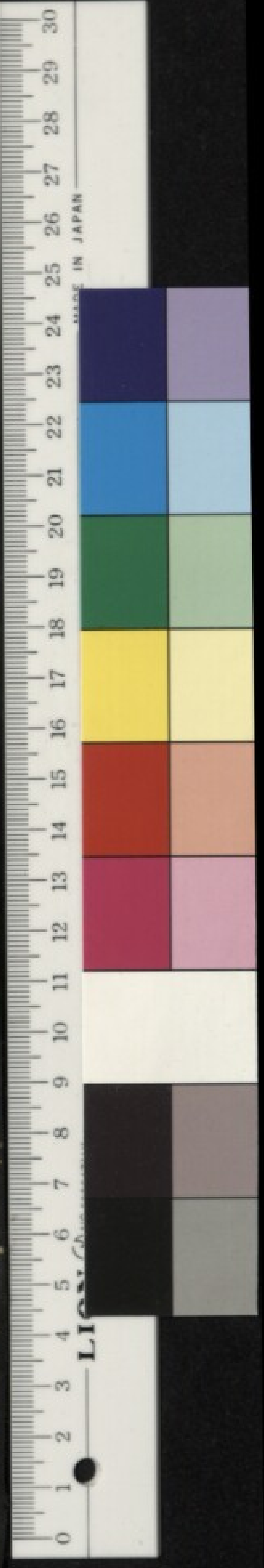
مولوی شہاب الدین کو زیر دفعات ۱۱۲ و ۱۴۵ ایک سال اور زیر دفعہ ۱۰۱ چھ ماہ قید با مشقت کی سزائیں دی گئیں۔ دونوں سزائیں بیک وقت شروع ہونگی۔ ایک سال کے پانسو روپے کی ضمانت طلب کی گئی ہے

جنوبی ہندوستان میں طغیانی

گنتاکل ۹ ستمبر۔ ۱۰ ستمبر کو ۱۲ بجے بلاری رایادرگ برانچ لائن پر سوالا پورم اور رایادرگ کے ایک پل طغیانی کی وجہ سے بہہ گیا۔ جب تک پل کی مرمت نہیں ہوتی گاڑی سوالا پورم سے آگے نہیں جا سکیگی۔ جب تک طغیانی فرو نہ ہو جائے نقصان کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ کب تک گاڑیوں کی آمد و رفت کا سلسلہ شروع ہو سکیگا۔ (انقلاب)

چھ ہزار میل کا پیدل سفر

لندن ۱۷ ستمبر۔ ڈونلڈ اور ڈگلس برٹن دو توام بھائی لندن۔ فرانس۔ اطالیہ۔ ٹرکی عرب اور ایران کے راستہ سے کراچی تک بغیر کسی روپیہ کے۔ امانجی کی تلاش میں سفر کریںگے وہ اپنے ساتھ صرف اس قدر روپیہ لینگے جو رودبار انگلستان کو عبور کرنے کے لئے کافی ہوگا۔ ان کو امید ہے کہ بعد میں وہ روپیہ اپنی



ادبی قابلیت کے ذریعہ سے حاصل کرینگے۔

اعلیحضرت ملک معظم جارج پنجم نے ہندوستان کے سیلاب زدگان کی امداد و اعانت کے لئے دو ہزار کا عطیہ عطا فرمایا ہے۔ ہز ایکسیلنسی وائسرائے نے ہندوستان کی طرف سے تشکریہ ادا کیا ہے۔

حال ہی میں افریقہ کے جنگلوں میں ایک ایسا درخت پایا گیا ہے جس سے مکھن نکلتا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ مکھن اگر سال بھر تک پڑا رہے تو خراب نہیں ہوتا (زمیندار)

کریمیا میں زلزلے

ماسکو ۱۷ ستمبر۔ کریمیا میں زلزلے کے اور جھٹکے محسوس ہوئے۔ سمرو پول اور سباسٹوپول میں نقصان بھی ہوا۔ پیغمبر الیاس کی چٹان اپنی جگہ سے ہٹ گئی۔

مقدمہ سازش کاکوری

لکھنؤ ۱۹ ستمبر۔ مقدمہ سازش کاکوری کے سلسلہ میں چار ملزموں کو سزائے موت کا حکم ہوا تھا۔ اس ضمن میں اسمبلی کے ارکان نے وائسرائے سے اور صوبجات متحدہ کی کونسل کے ارکان نے گورنر سے استدعا کی تھی کہ ان کی سزائے موت کو عمر قید کی سزا سے بدل دیا جائے۔ سزائے موت کے لئے آج کا دن مقرر تھا لیکن آج انہیں پھانسی نہیں دیگئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ سزا ملتوی کر دی گئی ہے۔ (انقلاب)

ڈاکٹر بی۔ آر دیوان کی تلاشی

لاہور ۲۰ ستمبر۔ آج شام کو مسٹر او گلوی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے یہ اطلاع ملنے پر کہ ڈاکٹر بی۔ آر دیوان کے قبضہ میں چند ضبط شدہ پمفلٹ ہیں وارنٹ جاری کئے جس پر مسٹر شنہ محمد خاں سب انسپکٹر تھانہ انارکلی نے ڈاکٹر صاحب کے مکان واقع انارکلی کی تلاشی لی۔ پولیس ایک پمفلٹ بعنوان "نیو چائنا" ایک کاپی "فریڈم" ماہ جولائی یا اگست اور ایک آرٹیکل کا مسودہ جو اخبار نگارڈین کے لئے لکھا گیا تھا اپنے ساتھ لیگئی۔

امیر فیصل کی مغرب پرستی

اور

خواتین عراق میں زبردست تبدیلی

امیر فیصل شاہ عراق جو عنقریب انگلستان جائینگے عربی النسل اور مکہ مکرمہ کے باشندے ہیں لیکن وہ انگریزوں سے زیادہ ملتے جلتے ہیں۔

اوضاع و اطوار اور لباس کے لحاظ سے وہ بالکل انگریز معلوم ہوتے ہیں۔ البتہ یہ فرق ہے کہ وہ گھر میں عربوں کی طرح سر پر عقال باندھتے ہیں۔ ان کے بھائی امیر علی سابق شاہ حجاز اور امیر عبداللہ والئے شرق اردن ہمیشہ ڈھیلا ڈھالا عربی لباس پہنتے ہیں اور اُن کی کمر میں طلائی خنجر آویزاں ہوتے ہیں لیکن بخلاف ان کے امیر فیصل یورپین لباس کو پسند کرتے ہیں۔ وہ عام طور پر معمولی سیر کا سوٹ پہنتے ہیں اور ان کا قمیص اور کالر نرم ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں وہ پیٹی میں طلائی خنجر آویزاں کرنے کے بجائے اپنی نکٹائی میں طلائی پن لگاتے ہیں۔

وہ طویل القامت ہیں اور اُن کا جسم چھریرا ہے اُن کی آنکھوں سے بچپن ٹپکتا ہے جس کا ازالہ اُن کی سیاہ داڑھی کرتی ہے۔ اس طرح وہ بالکل انگریز معلوم ہوتے ہیں لیکن انگریزی کا ایک لفظ بھی نہیں جانتے۔ وہ تھوڑی بہت فرانسیسی جانتے ہیں لیکن گفتگو میں اپنی مادری زبان عربی بولتے ہیں۔

امیر فیصل انگریزی اوضاع و اطوار اور رسم و رواج کے اس قدر دلدادہ ہیں کہ انہوں نے اپنے ولیعہد امیر غازی کی نشو و نما کا کام ایک انگریز معلم کے سپرد کیا۔ شہزادہ مذکور کو انگریزی کی باقاعدہ تعلیم دی گئی ٹینس کھیلنا سکھایا گیا اور ایٹن کے سوٹ پہنائے گئے۔ اب شہزادہ مذکور ہیرو میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔

امیر فیصل کا محل دریائے دجلہ کے کنارے ہے جس کی آرائش و زیبائش انگریزی طرز پر عمل میں آئی ہے۔ جب دو سال پہلے میں امیر فیصل سے رخصت ہونے لگا تو مجھے اُس کی حدود میں صرف ایک مشرقی علامت نظر آئی۔ وہاں بادشاہ کے کثیر التعداد حبشی غلام موجود تھے جو مکہ سے لائے گئے تھے۔ یہ غلام ڈھیلے اور فراخ لباس میں ملبوس تھے اور نقرئی تلواروں اور خنجروں سے مسلح تھے۔

عام اہل مشرق کے خلاف امیر فیصل کی صرف ایک بیوی ہے جو عراق کی ملکہ ہے اور یہی حال دوسرے عراقی امرا کا ہے۔

اگرچہ ملکہ صاحبہ سرکاری تقریبوں کے موقع پر بادشاہ کے ساتھ نہیں رہتیں اور جب باہر نکلتی ہیں تو اُن کے چہرے پر نقاب ہوتی ہے لیکن اُن کی زندگی بھی غیر دلچسپ نہیں وہ اپنے محل میں دربار منعقد کرتی ہیں جن میں خواتین عراق شامل ہوتی ہیں اور قصر کے اندر نقاب استعمال نہیں کرتیں۔ بلکہ پیرس کا جدید ترین لباس زیب تن فرماتی ہیں۔ خواتین عراق گھر سے باہر سیاہ اور لمبے برقعے استعمال کرتی ہیں لیکن ان کا لباس بھی مغربی طرز کا ہوتا ہے۔ وہ فراک پہنتی ہیں اور سر کے بالوں کو ترشواتی ہیں۔ (زمیندار)

کراچی میں نقضِ امن کا اندیشہ

کراچی ۱۷ ستمبر۔ آجکل کراچی کے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان کشیدگی پیدا ہو گئی ہے اور نقضِ امن کا اندیشہ ہے۔ لہٰذا کلکٹر کراچی نے ایک حکم جاری کیا ہے جس کا منشا یہ ہے کہ ۱۸ ستمبر سے دو ماہ تک حدود بلدیہ اور چھاؤنی کے اندر کوئی جلوس نہ نکالا جائے اور کوئی چار فٹ سے زیادہ لمبی لاٹھی یا آہنی شام والی لاٹھی نہ رکھے۔ (زمیندار)

فلسطین میں بھونچال اور نبوت

بار بی ٹن مشن ٹو دی جیوز کے اہواری رسالہ بنام "ٹماز تحلیس وٹس" میں فلسطین میں گذشتہ بھونچال اور خدا کے کلام کی نبوتوں میں باہمی تعلق کی نسبت اُس مشن کے ڈائرکٹر پادری سموئیل سکار صاحب نے مضمون شائع کرایا ہے جسکا خلاصہ ہم نُور افشاں کے ناظرین کی دلچسپی۔ فائدے اور غور کے لئے ذیل میں درج کرتے ہیں۔

وہ بتلاتے ہیں کہ بائبل میں بھونچالوں اور دنیا کی تواریخ کے سب سے بڑے واقعہ یعنے مسیح کی دوسری آمد کا بیان کیا گیا ہے مسیح کی دوسری آمد کو فلسطین میں ایک ایسے بھونچال کے وابستہ کیا گیا ہے جو ملک کی صورت کو تبدیل کر دیگا۔ اگرچہ گذشتہ ماہ کے بھونچال کا نبوتوں میں خاص طور پر صاف صاف بیان نہیں کیا گیا ہے تو بھی ان نبوتوں میں جن میں **خداوند کے دن** کے متعلق واقعات کا بیان کیا گیا ہے۔ اس بھونچال سے ایک عجیب تعلق معلوم ہوتا ہے

ذکریاہ نبی (چودھواں باب) جہاں اُس دن کے متعلق جبکہ ہمارے خداوند کوہ زیتون پہ جے رہینگے بیان کرتا ہے تو ساتھ ہی ایک بھونچال کا بھی ذکر کرتا ہو جس سے زیتون کا پہاڑ بیچوں بیچ سے پچھم کی طرف اور پورب کی طرف کو ایسا پھٹ جائیگا کہ اس میں بڑی وادی ہو جائیگی۔ کیونکہ آدھا پہاڑ اوتر کی طرف سرک جائیگا اور آدھا اس کے دکھن کی طرف (۴ آیت)

پھر ایک نبوت میں ہماری توجہ یریہو کے میدان اور مردہ سمندر کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے جبکہ نئے دریا کا پانی یروشلم سے مشرق کی طرف بہتا ہُوا یریہو کے میدان میں سے گذرتا ہُوا مردہ سمندر میں گر جائیگا (دیکھو حزقی ایل ۴۷: ۸-۱۰) بعد ازاں اس علاقے میں ایک بڑے بھونچال کا یہ نتیجہ ہوگا کہ مردہ سمندر دو ہزار فیٹ سے زیادہ اونچا اُٹھ جائیگا۔ یہانتک کہ اس کے پانیوں کی سطح کے برابر ہو جائیگی۔ (۱۰ آیت)

یہاں پانیوں میں جو بڑی تبدیلی کا بیان کیا گیا ہے وہ پڑھنے اور غور کرنے کے لائق ہے

آخر کار زکریاہ ایک اور بھونچال کا بیان کرتا ہو جس سے جبعہ سے رمون تک کی زمین اونچی ہو جاویگی (۱۴: ۱۰) جبعہ یروشلم سے قریباً سات میل شمال کی طرف اور رمون مقدس شہر سے جنوب کی طرف قریباً ۲۰ میل کے فاصلے پہ واقعہ ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ بھونچال یہودیہ کے پہاڑی علاقے کو ہلا دیگا اور اس میں بڑی تبدیلی پیدا کر دیگا۔

اُن دیہات میں جو یروشلیم کے اردگرد واقعہ ہیں۔ مثلاً کریم۔ لفتا۔ سلوان۔ یالو۔ رمالہ۔ بیت اک وغیرہ بھونچال سے بہت نقصان ہُوا ہے اور یہ سب دیہات اس علاقے میں ہیں جس کا بیان زکریاہ ۱۴: ۱۰ میں آیا ہے۔

ضروری ہے کہ ہم ان تمام واقعات پر غور کریں۔ جب یہ نبوتیں پوری ہونگی تو فلسطین کا موجودہ نقشہ ازسرنو تیار کرنا پڑیگا کیونکہ کوہ زیتون معدوم ہو جاویگا یردن کی وادی اور مردہ سمندر اچانک اس قدر اونچے اُٹھ جائینگے کہ ایک نیا دریا بن جاویگا اور یہ سب کچھ ایک بڑے بھونچال کا نتیجہ ہوگا۔

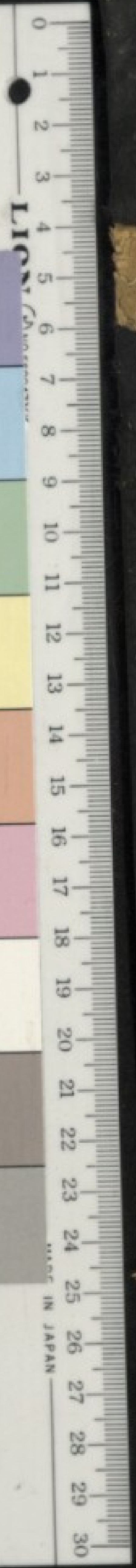
گذشتہ مہینے کے بھونچال سے اگرچہ مندرجہ بالا عجیب تبدیلیوں میں سے کوئی نہیں ہوئی تو بھی اس علاقے میں جہاں مسیح کی دوسری آمد کے باعث بڑے بھونچال سے ایسی بھاری تبدیلیاں ہوئی ہیں بھونچال سے اس قدر جانوں کی ہلاکت اور شہروں اور گاؤں کی بربادی ضرور بضرور خداوند کریم و رحیم کی طرف سے اس کے لوگوں کو جگانے اور ہوشیار کرنے اور اُسکی آمد کے لئے تیار رہنے کے واسطے ایک زبردست آگاہی ہے۔ کاشکہ ہم سے جو شہر گرم ہیں بیدار ہوں اور اپنی زندگیوں کا فیصلہ کر کے اپنے تئیں خداوند کی خدمت میں سرگرمی اور جانثاری سے کوشش کریں۔ پریم داس

جنرل فینگ اور بدھ مذہب کے پوجاری

امید ہے کہ نور افشاں کے ناظرین جانتے ہونگے کہ چین میں مارشل فینگ یو ہانیانگ چین کی جنگی افواج کا جنرل مسیحی ہے۔ چونکہ وہ بہت بارعب اور صاحب اختیار جنرل ہے اس واسطے مسیحی ممالک میں اکثر اُن کے لئے دعائیں کی جاتی ہیں کہ چین کی موجودہ مشکلات میں وہ آسمانی ہدایت حاصل کریں۔

ذیل میں ہم ان کی زندگی کے واقعہ کا بیان کرتے ہیں جس سے ناظرین جنرل فینگ کی مسیحی زندگی اور سرگرمی کا اندازہ لگا سکینگے۔ سات یا آٹھ سال کا عرصہ گذرا ہوگا جب جنرل صاحب چنگٹے نام مقام میں تشریف رکھتے تھے۔ اس وقت انہوں نے ایک دن بدھ مذہب اور تاؤ مذہب کے تمام پوجاریوں کو بلایا کہ بارش کے لئے دعا مانگیں اور نیز شہر کی تمام گلیوں میں بھی اسی مضمون کے اشتہار چسپاں کرا دئے۔

ایک صاحب نے اس واقعہ کے بیان اس طرح بیان کئے ہیں۔ پیر کی دوپہر کے بعد میں نے دیکھا کہ بدھ اور تاؤ مذہب کے پوجاری جنرل صاحب کی جائے رہائش کے سامنے پریچنگ ہال میں جمع ہیں۔ اگرچہ اس مجمع کو دیکھ کر مجھے کچھ حیرانی سی ہوئی مگر میں نے اپنا کوئی خیال ظاہر کرنا مناسب نہ سمجھا جب تک کہ جنرل صاحب سے مل کر سب کچھ دریافت نہ کر لیا۔ میں نے اگلے روز یعنے منگل کو جنرل صاحب اور ان کی میم صاحبہ کو گھر پر کھانے کے لئے دعوت دیکر بلا لیا جب وہ میرے گھر پر تشریف لا کر کرسیوں پر بیٹھ گئے تو میں نے جنرل صاحب سے کہا کہ "کل تو آپ کے ہاں بڑا جلسہ تھا"۔ جواب میں انہوں نے فرمایا کہ "کیا آپ نے بھی اسکی نسبت سنا ہے"۔ میں نے کہا کہ "میں کل اس طرف سے گذر رہا تھا اور میں خود دیکھا تھا"۔ اُنہوں نے ہنسکر فرمایا کہ "میرا اس میں ایک خاص مقصد تھا"۔ میں نے عرض کی کہ



آپ فرماویں وہ مقصد کیا تھا"۔ اُنہوں نے کہا "میں عرصہ سے ان لوگوں کو انجیل سنانے کا بڑا ہی خواہشمند تھا اور کسی اچھے موقعہ کا منتظر تھا۔ اب اس قحط کے وقت وہ موقعہ ملا ہے۔ میرے بلانے کے بموجب جب وہ سب ہال میں بیٹھ گئے تو میں نے اُن سے کہا ہم سب اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ بارش کے لئے دعا مانگیں۔ آپ اس کے متعلق کیا کچھ کر سکتے ہیں۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ ہم دعا تو مانگ نہیں سکتے مگر اوم ٹونو کا نام جپ سکتے ہیں۔ میں نے پوچھا اوم ٹونو کیا ہے (یہ بدھ کا ایک نام تھا) مگر اکثروں نے جواب دیا ہم نہیں جانتے۔ میں نے کہا جب تم بھی نہیں جانتے تو لوگوں کو کیا خاک سکھلاؤ گے جاؤ ایک طرف الگ کھڑے ہو جاؤ۔ اس پر ان میں سے ساٹھ یا ستر پوجاری ایک طرف کھڑے ہو گئے" بعد ازاں میں نے تمام جماعت کی طرف متوجہ ہو کر اُن سے کہا کہ جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب جھوٹھ اور بے فائدہ ہے۔ ہم اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ سچے خدا سے دعا مانگیں۔ اس کے بعد باجہ کے ساتھ چند گیت گانے کے بعد میں نے بائبل کا ایک حصہ پڑھ کر ایک وعظ کیا اور وعظ کے بعد میں نے اور میرے سٹاف نے گھنٹے تک بارش کے لئے دعا مانگی"۔

جلسے کے ختم ہونے کے بعد لوگوں کے جانے سے پیشتر ہر ایک پوجاری کو ایک ایک تحفہ دیا گیا مگر ان ساٹھ ستر پوجاریوں کو جو ایک طرف کھڑے کئے گئے تھے جانے کی اجازت نہ دی گئی بلکہ ان کو ایک انڈسٹریل سکول میں بھیج دیا گیا جو جرنل صاحب نے صنعت اور حرفت کا کام سیکھنے اور ان کو مفید شہری بنانے کے لئے جاری کیا تھا۔ اس کے بارہ یا چودہ گھنٹے بعد بارش شروع ہو گئی اور فصلیں خشک ہونے سے بچ گئیں۔

پریم داس

خدا کا مفہوم اور بائبل

خدا فوق الفہم ہے۔ انسان کی عقل اس کی دریافت سے عاجز اور لاچار ہے۔ تمام مرئی اور غیر مرئی عوالم اُسکی معموری سے معمور ہیں۔ گو عالم موجودات میں انسان کا درجہ بلند ہے اور حدوث عالم کا سردار ہے تاہم وہ واجب الوجود کے مقابل ایک ادنیٰ کیڑا اور سمندر میں قطرہ آب کی مثال سے بھی کمتر ہے۔ انسان ممکن الوجود اور محدود ہستی ہے اور محض مرئی عالم پر ہی اپنا منتر استعمال کر سکتا ہے غیر مرئی عالم کے حالات بدوں کسی اکمل مکاشفہ کے انسان کو حاصل نہیں ہو سکتے۔ مطلب یہ ہے کہ خدا کے علم اور عرفان کا انکشاف انسانی عقل کی پہنچ سے بعید اور بالاتر ہے۔ نور افشاں کی کسی گذشتہ اشاعت قریبہ میں عقل اور الہام کے تقابل میں انسانی عقل کے حق میں جو ڈگری صادر کی گئی ہے اُس سے زیادہ کی عقل مستحق نہیں ہے لامحدود واجب الوجود خدا کا علم اور عرفان ممکن الوجود اور محدود انسان کے دماغ اور دائرہ دریافت میں اگر محال مطلق نہیں تو ناممکن تو ضرور ہے۔ ورنہ خدا ہماری طرح حادث اور مخلوق اور محدود ٹھہریگا جو خلاف عقل بھی ہے۔ لہٰذا جو کچھ بھی ہم خدا کے بارے میں سمجھ سکتے ہیں وہ محض الہام کی روشنی میں سمجھ سکتے ہیں۔ بائبل خدا کا اکمل مکاشفہ ہے جس پر ہزاروں نہیں لاکھوں بحثیں ہو چکی ہیں اور بائبل اپنے دعویٰ اور چیلنج میں فتح پا چکی ہے۔

(۱) خدا کیا ہے؟ خدا ایک ایسی روح ہے کہ جس کا وجود اور دانائی اور قدرت اور پاکیزگی اور انصاف اور نیکی اور سچائی بے حد اور بے ابتدا اور بے انتہا اور بے تبدیل ہے۔ پاک نوشتوں کے اس تصور میں پہلی بات یہ ہے کہ خدا ہے اگر ہم خدا کی ہستی کا انکار کریں تو ہم کو اپنی ہستی سے اور اپنی تمام گرد و پیش چیزوں کی ہستی سے انکار کرنا پڑیگا۔ خدا کی ہستی اس عالم کی پیدائش اور باقاعدہ انتظام اور تمام مخلوقات کی حفاظت اور انسان کی ضمیر اور ساری قوموں کے اتفاق سے ثابت ہوتی ہے کیونکہ جس بات میں تمام بنی آدم متفق ہوں وہ فطرت یا نیچر کی آواز ہوتی ہے اور اسی سبب سے وہ حق مانی جاتی ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ وہ اپنی جملہ صفات کمالات میں بے حد ہو مثلاً خدا روح ہے یعنی وہ ایک ہستی یا وجود ہے۔ جو غیر فانی اور غیر مادہ اور غیر مرئی ہے وہ واجب الوجود ہے اور جو واجب الوجود ہے وہ اپنی ذات و صفات اور افعال میں کسی غیر کا محتاج نہیں خدا کی روح اور فرشتوں اور انسانوں کی ارواح میں یہ فرق ہے کہ خدا کی روح ازلی اور قدیم ہے اور فرشتوں اور انسانوں کی ارواح حادث اور مخلوق ہیں وہ محدود ہیں اور خداوند لامحدود ہے وہ تغیر پذیر ہیں اور خدا بے تبدیل روح ہے۔ خدا اپنی جملہ صفات میں ہمہ دانی میں فائق ہے۔ اس پر حاضر و ناظر ہونا اس کی ذات کا وہ کمال ہے جس کے سبب وہ ہر ایک جگہ میں اپنی تمام مخلوقات کے ساتھ ہی نزدیک موجود ہے خدا واحد مطلق نہیں ہے جس کا وجود از روئے عقل بھی ثابت نہ ہو سکے بلکہ وہ بلحاظ ذات واحد تو ہے مگر اُسکی وحدت میں کثرت موجود ہے۔ اور ذات کی وحدت سے ذات کا کمال مراد ہے۔ عبرانی زبان میں خدا کے لئے لفظ الوہیم آیا ہے اور الوہیم جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ دیکھو پیدائش ۱: ۱ و ۲۶ و ۳: ۲۲ و ۱۱: ۷ آیات اور بلحاظ الوہیت کے کمال وہ "ذی شان کل ہے اور وہ کل متعدد افراد پر حاوی" ہے اور یہ صحیح بھی ہے اور عقل عام اور مسیحی عقیدہ کے مطابق ہے اور نیز ذات الٰہی جامع جمیع صفات ہے اور یہ اوصاف اُسکی ذات سے غیر نہیں لہٰذا صفات کی کثرت ذات کی وحدت میں ہے۔ اس لئے خدا بلحاظ ذات واحد ہے مگر صفات کے

لحاظ سے متکثر ہے۔

اگرچہ خدا کی ذات واحد میں کثرت کا صحیح اور یقینی مفہوم روح کے الہام سے بائبل شریف نے ظاہر اور آشکارا کر دیا ہے مگر اس کثرت میں تشخص کا تعدد یوں آیا ہے کہ خدا کی ذات میں تین ہی اقنوم ہیں یعنی خدا بلحاظ اقانیم کے ثالوث ہے اور یہ اقانیم باپ اور بیٹا اور روح القدس کہلاتے ہیں مگر یہ تینوں ایک خدا ہیں کہ ان کی ماہیت ایک اور قدرت اور جلال برابر ہیں متی ۲۸: ۱۹۔ اس آیت میں تشخص میں تو تعدد ہے مگر نام کی وحدت پائی جاتی ہے زبور ۳۳: ۶ آیت میں یہ مرقوم ہے کہ خدا کے کلام سے آسمان بنے اور اُس کے سارے لشکر اُس کے منہ کے دم سے۔ اس آیت میں خدا کے کلام کا ذکر آیا ہے اور وہ کلمہ عالم کی علت محدثہ بیان کیا گیا ہے اور منہ کے دم سے مراد خدا کا روح ہے۔ ایوب ۲۶: ۱۳ ۲ تسلنیقیوں ۲: ۸ یسعیاہ ۶۱: ۳ خداوند کا روح مجھ پر ہے اس آیت میں اقانیم ثلاثہ کا بیان نہایت وضاحت کے ساتھ آیا ہے اور بھی دیکھو یسعیاہ ۴۸: ۱۳ حجی ۲: ۴-۵ جس میں خدا کے کلمۂ قدیم اور ازلی روح کا صریحاً بیان پایا جاتا ہے۔ عبرانیوں ۹: ۱۴ المسیح کے بپتسمہ کے وقت اقانیم ثلاثہ کا ظہور بڑی وضاحت سے پایا جاتا ہے اور پھر ۱۸: ۱۹ آیت میں اور کا لفظ حرفِ عطف ہے ہر اقنوم میں سے ہر ایک کے آگے آیا ہے۔ جس سے ہر اقنوم کی شخصیت صاف صاف ظاہر ہے اور الوہیت کی وحدت بھی بیان ظاہر کی گئی ہے یعنی نام سے نہ کہ ناموں سے اور نیز یہ بھی کہ اقانیم ثلاثہ کی ماہیت اور قدرت اور جلال برابر ہیں عبرانی ۱: ۱-۲ اعمال ۵: ۴ رومیوں ۹: ۵ یوحنا ۵: ۴۰ یسعیا ۹: ۶ و میکاہ ۵: ۲ و عبرانیوں ۸: ۱۳ میں بیٹے کی ازلیت و ابدیت اور قدرت کاملہ باپ کے برابر بیان کی گئی ہے۔ خدا کی ذات وحدت میں اقانیم ثلاثہ ازلی و باطنی اور ذاتی تعلقات موجود ہیں اور یہ تعلقات خارج سے اُس کی ذات میں ملحق نہیں کر دیئے گئے۔ اس لئے اُسکی ذاتِ واحد میں ہونے کی وجہ سے توحید کو مخل نہیں اصل میں توحید ہی کی یہ اندرونی کیفیت ہے اور اسی کا نام تثلیث ہے۔

منبع الوہیت کا نام باپ ہے اور الوہیت کے مظہر کا نام ابن ہے اور خلقت کی حیات اور علت تامہ کا نام روح القدس ہے۔ یوحنا ۱: ۱۸ ایوب ۲۶: ۱۳۔ باپ کی وجودی صفت یہ ہے کہ وہ لاابتدا اور لاانتہا باپ اور بیٹے سے نکلے یوحنا ۱۵: ۲۶ گلتیوں ۴: ۶ رومیوں ۸: ۹ الوہیت میں باپ کو پہلا اور بیٹے کو دوسرا اور روح القدس کو تیسرا کہنا ان کے درمیان نابرابری کو ظاہر نہیں کرتا کیونکہ یہ صرف ترتیب کے لفظ ہیں۔ ذات اور خوبی کی فوقیت کو ظاہر نہیں کرتے کیونکہ بائبل میں بعض جگہ بیٹے کا ذکر پہلے آیا اور بعض جگہ روح القدس کا متی ۲۸: ۱۹ ۲ قرن ۱۳: ۱۴ مکاشفہ ۱: ۴-۵۔ اور نیز اقانیم ثلاثہ کے جدا جدا وجودی صفات ذات الہٰی میں کوئی تفریق یا تقسیم بھی ظاہر نہیں کرتے کیونکہ الوہیت میں اقانیم ثلاثہ جدا جدا نہیں ہیں۔ البتہ نجات کے کام میں ان کی تاثیریں جدا جدا ہیں۔ مثلاً باپ نے نجات کے کام کی تجویز کی اور بیٹے نے ان برکتوں کو خریدا اور روح القدس نے اُن سے فائدہ حاصل کرایا اس لئے تثلیث کی تعلیم پر ایمان لانا دائمی نجات کے لئے نہایت ضروری ہے اور یہ تعلیم مذہب کی جان ہے

پادری بوٹا مل

کسی دفتر میں ایک چپراسی یا محافظہ فتر نیا تبدیل ہو کر آیا اُس نے دیکھا کہ الماری ردی اور پرانی دستاویزات سے بھری ہوئی ہے وہ ہیڈ کلرک کے پاس گیا اور کہا کہ حکم دو تو یہ ردی جلا دوں۔ ہیڈ کلرک نے جواب دیا کہ بہت خوشی سے آپ جلا سکتے ہیں مگر اول اُسکی نقل کر تو تاکہ وقتِ ضرورت کام آسکے (پیسہ اخبار)

پھل دار درختوں کی کاشت

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

سردار لال سنگھ بی ایس سی فروٹ سپیشلسٹ گورنمنٹ پنجاب لائلپور نے ایک مختصر رسالہ مرتب کیا ہے جس میں آپ نے پھلدار درختوں کی کاشت کے متعلق جدید ترین سائنٹیفک تحقیقات کی روشنی میں بعض نہایت اہم اور مفید مطلب امور درج کئے ہیں۔ رسالہ مذکور میں سب سے پہلے اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ زمین میں لگاتے وقت پھل دار درختوں کے مابین کافی فاصلہ چھوڑنا ہے پنجاب کے بہت سے باغات میں یہ نقص ہے کہ ان کے درخت اس قدر قریب ہوتے ہیں کہ پھلدار درخت جھاڑیاں سی نظر آتی ہیں جن میں گذرنا مشکل ہوتا ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ ایسے باغات نہ صرف بے فائدہ ہیں بلکہ اس اعتبار سے خطرناک ہیں کہ ان میں پھلوں کو تباہ کرنے والے جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں درختوں کی نشوونما کے لئے ہوا اور دھوپ لازمی ہیں۔ درخت کی ٹہنیاں اور پتے دراصل اس کا مرکزی کارخانہ ہیں۔ درخت کی جڑیں زمین سے خوراک حاصل کرتی ہیں اور اسے تنے کے ذریعہ پتوں تک پہنچاتی ہیں پھر پتے ہوا اور روشنی کی مدد سے اس خوراک کی ہیئت اس طرح تبدیل کرتے ہیں کہ یہ خوراک سارے درخت کی نشوونما کے لئے موزوں ہو جاتی ہے۔ عام باغبان جانتے ہیں کہ ایسے درخت جو باہم قریب ہوں اُن کا پھیلاؤ اُن کی بلندی سے بہت کم رہتا ہے اور ان کا پھل صرف ان ٹہنیوں تک محدود رہتا ہے جو چوٹی پر ہونے کی وجہ سے ہوا اور حرارت حاصل کر سکتی ہیں۔ اس لئے نہایت ضروری ہے کہ جب ننھے پودے باغ میں لگائے جائیں تو ان کو چوٹی سے کاٹ دیا جائے۔ یہ کانٹ چھانٹ درخت کی زندگی اور

اس کی اقتصادی قیمت سے گہرا تعلق رکھتی ہے۔

پودوں کو باہم قریب لگانے کے خطرات

ہوا اور دھوپ کافی مقدار میں حاصل نہ ہونے کی وجہ سے درخت کمزور ہو جاتے ہیں اور ہر طرح کی بیماریاں ان پر حملہ کرتی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جراثیم کو ہلاک کرنے والی ادویات چھڑکنا صفائی کرنا اور دھونی دینا بہت مفید ہے لیکن جدید فن زراعت کا تقاضا ہے کہ موزوں و موافق حالات پیدا کرنا ہی انسداد امراض کا مؤثر ترین علاج ہے۔ درختوں کی نشوونما کے لئے موزوں حالات کے یہ معنی ہیں کہ ان میں کافی فاصلہ رکھا جائے تاکہ ہوا اور دھوپ جو بہترین دافع زہر ہیں ان پر پورا اثر دکھائیں۔ درختوں کی صحت و ترقی کے لئے یہ امر ناگزیر ہے کہ ہر آبپاشی کے بعد زمین پر ہل چلا دیا جائے تاکہ زمین کی رطوبت قائم رہے۔ گھاس پھوس زمین سے اکھڑ جائے اور سطح زمین پر جو کیڑے پیدا ہو رہے ہیں انکی نسل منقطع ہو جائے۔ اگر درختوں کے مابین کافی فاصلہ ہوگا تو ہل چلانے کا کام بیلوں سے لیا جا سکتا ہے ورنہ ہاتھ سے ہل چلانا بہت وقت طلب اور غیر تسلی بخش ثابت ہوتا ہے۔ گھاس کی افراط سے زمین کی رطوبت زائل ہو جاتی ہے اور درختوں کو کافی خوراک نہیں پہنچ سکتی۔

چند ضروری پھلدار درختوں کے متعلق ہدایات

مالٹا سنگترہ ایسے دائمی سرسبز پودوں کو نرسری میں چوٹی سے کاٹ دینا چاہئے۔ اس طرح ان کا قدوقامت اور پھیلاؤ زیادہ رہیگا۔ سورج کی گرمی اور آندھی وغیرہ سے بھی وہ محفوظ رہیں گے۔ چھوٹے درختوں کا پھل اتارنا اور بیماری سے بچانے کے لئے ان پر دوائی چھڑکنا بھی آسان ہے۔ باغ میں لگاتے وقت بادام خوبانی۔ آڑو۔ آلوچہ۔ سیب۔ ناشپاتی کو ۱½ سے لیکر ۲ فٹ رکھکر اوپر سے کاٹ دینا چاہئے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ ذخیرہ سے جو پودے خریدے جائیں وہ تین چار فٹ اونچے ہوں تاکہ ان کی کٹائی ایک خاص یکساں بلندی تک ہو سکے۔ یہ مناسب ہے کہ ان پودوں کی ابھی شاخیں نہ نکلی ہوں اور اگر شاخوں والے پودے ہی لینا پڑیں تو یہ دیکھ لیں کہ شاخیں تنے کے ہر پہلو پر اوپر اور نیچے یکساں فاصلہ پر نکلی ہوئی ہوں۔ جن پودوں پر ایک فٹ سے اونچے مقام پر پیوند یا "چشم" لگائی گئی ہو۔ وہ ناکارہ ہیں۔ پیوند جتنی نیچی لگی ہو اتنا ہی بہتر ہے۔

اگر ننھے پودے پر کوئی شاخ نہ ہو تو مناسب اونچائی پر شاخیں پیدا کرنے کے لئے چوٹی کا کاٹنا ضروری ہے جب شاخیں نکلنے لگیں تو تین سے پانچ تک بڑی شاخیں رکھ لینی چاہئیں اور باقی کاٹ دینی چاہئیں اگر نرسری میں بھی شاخیں نکل چکی ہوں تو باغبان کو چاہئے کہ کٹائی یا چھانٹ کے وقت چار یا پانچ بڑی شاخیں رکھ لے اور باقی سب کو اچھی طرح سے کاٹ ڈالے۔ یہ شاخیں جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے۔ درخت کے ہر ایک پہلو پر ایک دوسرے سے یکساں فاصلہ پر ہونی چاہئیں اگر شاخیں اتفاقاً صرف ایک طرف ہی ہوں تو درخت کا جھکاؤ اسی طرف ہو جائیگا۔ اس حالت میں کچھ عمدہ شاخیں چھوڑ کر باقی بالکل کاٹ ڈالنی چاہئیں ان عمدہ شاخوں کو دو تین انچ رکھ کر کاٹ دیا جائے فالتو شاخوں کی کٹائی اور شاخوں کی چھٹائی کی وجہ سے درخت اپنی دوسری طرف بھی شاخیں نکالیگا ان شاخوں میں سے چیدہ چیدہ اگلے سال کے رکھی جا سکتی ہیں۔ باقی کاٹ دینی چاہئیں۔

انگور کی بیلوں میں تمام شاخیں سوائے ایک مضبوط اور سیدھی شاخ کے کاٹ ڈالنی چاہئیں یہ سیدھی شاخ دو گانٹھ رکھ کر کاٹ دی جاتی ہے لیکن احاطہ بمبئی میں بعض باغبان دو شاخیں رکھنا پسند کرتے ہیں۔ مالٹا سنگترہ۔ لیموں وغیرہ میں مذکورہ بالا درختوں کی نسبت کٹائی کی کم ضرورت پڑتی ہے لیکن کٹائی کے وقت وہی اصول مدنظر رکھنے چاہئیں جو اوپر بیان کئے گئے ہیں۔ درختوں کی چوٹی جڑوں کی کمی کے مطابق کاٹ کر کم کر دینی چاہئے۔ یہ کٹائی نرسری (پنجابی گاچی) کی لمبائی موٹائی پر منحصر ہے۔ مثلاً اگر انار کے ساڑھے تین فٹ اونچے پودے جنکی شاخیں ایک ایک فٹ لمبی ہوں اکھاڑ کر دوسری جگہ لگائیں اور اگر ان کی جڑوں کے ساتھ مٹی کافی ہو تو ان کو اڑھائی یا تین فٹ تک کاٹ دینا چاہئے اور شاخیں آدھ آدھ فٹ رکھ کر کاٹ دی جائیں۔ پانچ چھ بڑی شاخیں رکھ کر باقی بالکل کاٹ دینی چاہئیں لیکن اگر جڑوں کے ساتھ مٹی بہت تھوڑی ہو یعنی نرسری (گاچی) چھوٹی ہو یا جڑوں کو ہوا یا روشنی بوجہ مٹی کے گر جانے کے لگ گئی ہو تو تمام شاخیں کاٹ ڈالنی چاہئیں اور اڑھائی یا تین فٹ لمبا تنا رکھ لینا چاہئے۔ ایسا کرنے سے جو نئی شاخیں نکلینگی وہ مضبوط اور طاقتور ہونگی بعض ہیں جبکہ ننھے پودے کی شکل اچھی ہو اور شاخیں اصلی جگہ پر ہوں تو صرف پتوں کا توڑ ڈالنا کافی ہے۔

آم کے پودے عام طور پر گملوں ہی میں ہوتے ہیں اور باغ میں لگانے کے وقت ان کی جڑوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ لہٰذا ان کو باغ میں لگاتے وقت اوپر سے کاٹنا ضروری نہیں۔ آم کے وہ پودے جن کی پیوند بہت اونچی لگی ہوئی ہو بالکل نہیں خریدنے چاہئیں۔

بقیہ مسدس

دعا کر جان تو در بارگاہ خالق اکبر
رہے قائم ہمارے سر پہ سردم نیک یا اختر
کوئی دکھ درد مت دینا حضور انور کو تا محشر
انہیں اپنی محبت کر عطا مل جائے من میں ہر
تیرا من میں ہو ملنا تو منوہر لعل بن جائے
قطب ہو غوث ہو یا لعل سے ابدال بن جائے

مغرور انسان عزت کا مستحق نہیں ہے اگر تم اسکی عزت کروگے تو اس کا غرور اور زیادہ ہوگا۔

دشمن کو حقیر خیال نہ کرو۔

مسدّس

در خیر مقدم آنریبل مسٹر منوہر لال صاحب

(از نتیجہ فکر مولوی جمال الدین عرف جیون خاں فارسی ماسٹر سی۔ ایم سکول گوجرہ)

زہے قسمت یہاں مسٹر منوہر لال آتے ہیں — منسٹر آنریبل خوش نما اقبال آتے ہیں
لئے تمغے لیاقت کے یہ بے تمثال آتے ہیں — مبارکباد دہم دینے لئے اطفال آتے ہیں
حضور انور کو اس عہدے کا پا جانا مبارک ہو
ہمیں اس جا تشریف لے آنا مبارک ہو

نہیں رکھتا ہیں وہ الفاظ جن سے ہو ثنا انکی — قلم سے کب بیاں حسن لیاقت ہو بھلا انکی
علامہ ہند کے سارے اکٹھے ہوں تو کیا انکی — کرینگے ہمسری ہرگز نہیں قسم خدا انکی
لیاقت دیکھ عاجز آگئے برطانیہ والے
زمیں ساری یہ جو ہیں چھا گئے برطانیہ والے

مشن کالج شہر لاہور میں شہرت میں ہے اول — حضور انور نے اس کالج میں بھی تعلیم کی حاصل
اسی گلشن کی ڈالی میں کھلا دیکھو یہ کیا گل — فدا جس پر ہوا پنجاب۔ لنڈن بن گیا بلبل
ترا پڑھنا ترا لکھنا تری علمی لیاقت پر
فدا انہی نہ ہوئے لڑکے ہوئے عاشق پروفیسر

مشن کالج سے تمغے اور انعامات کر حاصل — پھر اوکسفورڈ یونی۔ ورسٹی میں جا ہوئے داخل
پروفیسر وہاں پر مارشل تھے ماہر و کامل — بنا شاگرد جس کا آپ جیسا عالم و فاضل
بہت زوروں پہ تیرا فیلسوفی و تمدن تھا
بنا وہ عالم و فاضل سراسر رشک لندن تھا

ہوا چرچا ولایت میں لیاقت کا تری گھر گھر — کیا ہندوستاں کو آپ نے روشن اے نیک اختر
ولائل فیلسوفی من کے حیراں ہو گیا ماہر — لیاقت دیکھ تیری دنگ تھا تیرا پروفیسر
جب انگلستان سے چل کر بسوئے ہند آئے تھے
خطاب آنریبل آپ اپنے ساتھ لائے تھے

نمائندے وزارت کو برای انتخاب آئے — معزز اور عالی نسب۔ لائق بے حساب آئے
لیاقت اور شجاعت کی بہت لیکر کتاب آئے — ہوئے ہش گورنر ادھر سے عالی جناب آئے
نہ پایا پھر گورنر نے کوئی بھی آپ سے بڑھکر
بندھا سہرا منسٹر کا وہاں پھر آپ کے سر پر

بہت چیدہ جو یونی ورسٹی ہے ہند کی ان کو — لگا جب ہاتھ ایسا مرد دانا و ذکی ان کو
بنانے ممتحن کی ایک دم ہی کو لگی ان کو — نظر آیا لیاقت کا تو پتلا ہر گھڑی ان کو
بنایا ممتحن دارالعلوموں نے جو چیدہ تھیں
دگر یونی۔ ورسٹی سے جو ہر طرح حمیدہ تھیں

(باقی دیکھو صفحہ ۱۹ کالم ۲)

جاں نثار واعظ

کشورِ دل بتو دادم کہ توئی حاکم او
اندریں کشورِ دل جز تو دگر ہیچے نیست (ماخوذ)

ملکِ بوہیمیا میں ایک شریف و نجیب خاندان جو کہ دینداری اور خدا پرستی میں مشہور آفاق تھا بود و باش کرتا تھا۔ دسویں صدی کے نصف کے قریب اس خاندان میں ایک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام بپتسمہ کے وقت اڈیلبرٹ رکھا گیا۔ طفولیت ہی سے

بالای سرش ز ہوشمندی
مے تافت ستارۂ بلندی (سعدی)

اور یہ کیوں نہ ہو مثل مشہور ہے کہ "ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات"
یعنی ہونہار بچہ گہوارہ ہی میں معلوم ہو جاتا ہے۔ اڈیلبرٹ کا چال ڈھال بچپن ہی سے عجیب تھا۔ اکثر قیافہ شناس کہا کرتے تھے کہ یہ شخص بڑا ہو کر کوئی نامور شخص ہوگا اور اُن کا یہ قیافہ بالکل درست نکلا کیونکہ بڑا ہو کر وہ بڑا ریاضت کش۔ عمدہ واعظ مجتہد اور ایک نامی شہید نکلا۔

اڈیلبرٹ اپنے گھر ہی میں دینی تعلیم پاتا رہا اور جب باہر جانے کے قابل ہوا تو اس کے دیندار والدین نے بلا تامل اُسے ایک مدرسہ میں بغرض تحصیل علم روانہ کیا۔ اُس نے پورے نو سال تک اُس مدرسہ میں لائق اور دیندار اساتذہ سے تعلیم پائی اور علم الٰہی اور دیگر مروجہ علوم و فنون میں یکتائے زمانہ ہوا۔ اس کے بعد وہ اپنے وطن مالوف میں واپس آیا اور شہر پراگو میں خادم الدین کے عہدہ پر مامور ہوا۔ کچھ عرصہ کے بعد وہاں کے بشپ صاحب کا انتقال ہوا۔ اور سب کی اتفاق رائے سے اڈیلبرٹ اس کا جانشین منتخب کیا گیا۔ اڈیلبرٹ نے اس مقدس عہدہ کے قبول کرنے سے انکار کیا۔ مگر آخر



مجبور اُسے منظور کرنا پڑا اور تقدس پاکر اس خدمت کو شروع کیا۔ اڈیلبرٹ بڑا متقی اور سرگرم واعظ تھا۔ اور رات دن خدا کے جلال کے اظہار اور اپنے گلّے کی بہبودی میں مصروف رہا کرتا تھا۔ اس کے وعظ بڑے دلچسپ اور پُر تاثیر ہوتے تھے۔ یہاں تک کہ کئی بت پرست اس کے وعظ سننے کے لئے بلاناغہ آیا کرتے تھے اور اُن میں سے کئی ایک اپنے گناہوں سے قائل ہوکر مسیح کی طرف مائل بھی ہوئے۔ بشپ صاحب کی ہمدردی نیک سلوک اور ریاضت کش زندگی سے بت پرست لوگ بڑے متاثر ہوئے۔ مگر کلیسیا کے کئی نام کے مسیحی اُسکی کچھ پرواہ نہ کرکے اس کی نصیحتوں کے برخلاف چلے۔ جس کے باعث بشپ صاحب نہایت شکستہ دل ہُوا اور ارادہ کیا کہ اُن سے علیحدہ۔ چنانچہ وہ پراگو سے روانہ ہوکر کئی جگہ راہب خانوں اور غیر مسیحیوں میں وعظ و تدریس کا کام کرتا رہا۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ پھر پراگو میں اس خیال سے کہ شاید ان لوگوں کو کسی طرح راہ راست پر لے آئے آیا مگر افسوس کہ پھر بھی ناکامیاب ہوکر اُس باغی گلّہ کو چھوڑ دیا اور ملک ہنگری میں بت پرستوں کے درمیان خوشخبری سنانے کے لئے چلا گیا مگر اُس جگہ بھی اُسکی کامیابی اُس کی خواہش کے موافق نہ ہوئی۔ پس وہ پرشیا میں بت پرستوں کو انجیل سنانے کی غرض سے چلا گیا۔ اُس جگہ اُس نے بڑی بڑی تکالیف اور مصائب اُٹھائے ۹۹۴ء کا ذکر ہے کہ وہاں کے بت پرست جمع ہوکر اُس کے پاس آئے اور کہنے لگے "تو ہمارے ملک میں ہوکر کیوں ہمیں یہ باتیں سُنا رہا ہے!" اس نے جواب دیا "اس سبب سے کہ آسمان کے نیچے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس کے باعث ہم نجات پائیں۔ ہاں خدا نے ایک دن ٹھہرایا ہے جس میں وہ راستی سے دنیا کی عدالت

اُس آدمی یسوع مسیح کی معرفت جسکی میں منادی کرتا ہوں اور جس کو اُس نے مقرر کیا ہے کریگا۔ پس میں اسی غرض سے اس ملک میں آیا ہوں اور میری دلی خواہش ہے کہ تم سب نجات پاؤ اور تمام غیر معبودوں کو چھوڑ کر مسیح یسوع میں ایک سچے خدا کی پرستش کرو۔" یہ سن کر وہ لوگ سخت ناراض ہوئے اور ایک پوجاری برچھا لے کر اڈیلبرٹ کی دوڑا اور بڑی بے رحمی سے اس کے سینے میں مارا۔ اُس کی دیکھا دیکھی دوسرے بت پرست بھی اُس پر جھپٹے۔ یہاں تک کہ اس کا کام تمام کیا۔ پھر اُس کا سر کاٹ کر برچھی میں لٹکایا اور خوشی کے مارے نعرے مارتے ہوئے چلے گئے۔

جب ہم اس مقدس بشپ کی زندگی پر غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اُسکی ساری زندگی شہادت کی زندگی تھی۔ اُس نے روزمرہ اپنے منجی کی خاطر قسم قسم کے مصائب برداشت کئے اور اُف تک نہ کیا بلکہ زیادہ دلیری سے انجیل سناتا رہا جب تک کہ اپنی دوڑ اور کشتی کو ختم نہ کیا۔ اڈیلبرٹ حضرت پولس کی طرح یہ کہہ سکتا تھا کہ میں بار ہا سفروں میں۔ دریاؤں کے خطروں میں۔ ڈاکوؤں کے خطروں میں۔ اپنی قوم سے خطروں میں غیر قوموں سے خطروں میں شہر کے خطروں میں۔ بیابان کے خطروں۔ سمندر کے خطروں میں۔ جھوٹے بھائیوں کے خطروں میں محنت اور مشقت میں۔ بار ہا بیداری کی حالت میں بھوک اور پیاس کی مصیبت میں۔ بارہا فاقہ کشی میں۔ سردی اور برہنگی کی حالت میں رہا ہوں جہاں تک ہمیں معلوم ہوتا ہے یہ مقدس کسی تکلیف سے گھبرایا نہیں بلکہ اپنی تمام خوشیاں اپنے مصلوب نجات دہندہ پر تصدق کرکے گویا زبان حال سے پکار رہا تھا

عشق عیسیٰ سے نہ موڑونگا کبھی میں اپنا منہ
دشمنِ جاں گر زمانہ سارا بھی ہو جائیگا

راقمہ (مسز) کے غیر اللہ

۱۳/۲

مجرّب علاج

دمہ کا شرطیہ علاج

دمہ خشک ہو یاتر۔ نیا ہو یا پرانا۔ شرطیہ دوا ہے دو ہی خوراک کے کھانے سے چند گھنٹوں کے اندر سانس کی ساری تکلیف دور ہوکر آدمی تندرست ہو جاتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ۔

بخار کی حکمی دوا

اس کے استعمال سے روزانہ۔ تیئہ۔ چوتھیہ۔ بخار پہلے ہی دن رُک جاتا ہے۔ ورنہ دوسرے دن تو ضرور ہی بفضل خدا رک جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی بارہ آنہ (۱۲)

تاپ تلی یا طحال کی لاثانی گولیاں

ان گولیوں کے استعمال سے چند ہی دنوں میں طحال اپنی اصل حالت پر آجاتی ہے۔ نہایت مجرب گولیاں ہیں قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ۔

المشتہر
ڈاکٹر ای ۔ این ۔ ادبیڈا یہ خورجہ ضلع بلند شہر

۲/۲

ضرورت

چالیس پچاس مسیحی خاندانوں کی جو کاشتکاری کرنا چاہیں نہری زمین پر ضرورت ہے۔ نیز ایک مسیحی باغبان کی بشاہرہ بیس روپیہ ماہوار فوراً ضرورت ہے مفصل حالات پتہ ذیل سے دریافت کریں جواب کے لئے ٹکٹ آنا چاہئے۔

چوہدری سکندر خاں معرفت پوسٹماسٹر بڑا گھر بہ راستہ جڑانوالہ ضلع شیخوپورہ۔

نئی دہلی کی تعمیر ۱۹۱۳ء میں شروع ہوئی تھی۔ اس کے لئے ۱۹ ہزار مزدور کام کر رہے ہیں اور ان مزدوروں کے واسطے حفظان صحت کے انتظامات بھی کئے گئے ہیں (کوکب ہند)

اشتہار کتب

حقیقی دوست۔ یہ پادری ایل۔ یوین جونس صاحب کی انگریزی تالیف بنام "دی بیسٹ فرینڈ" کا اردو ترجمہ آج ہی طبع ہو کر آیا ہے۔ جسقدر یہ کتاب انگریزی زبان میں مقبول عام ہوئی اُسی قدر اس کے اُردو ترجمہ کی ہرطرف سے مانگ روز روز پر ہے۔ خداوند یسوع مسیح کی زندگی کا یہ مسلسل احوال جو چاروں اناجیل پر مبنی ہے اپنی قسم کا واحد رسالہ ہے اور ضخامت کے لحاظ سے بیجا نہ۔ ال یعنی حجم صفحہ ۹۰ اور قیمت صرف ایک روپیہ

شکست میں فتح از مسز کے خیر اللہ صاحبہ یعنی پہلی تین صدیوں کے مسیحی شہیدوں کے حالات جو مسیحی لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے نہایت ہی مفید ہیں یہ حالات اخبار نور افشاں میں کئی ماہ تک شائع ہوتے رہے اور ایک متمول اور مخیر خاتون نے اسکی کئی سو جلدیں خرید لی ہیں سرورق رنگین اور منقش صفحہ ۱۰۰ - ۶ر

محمد صاحب از روی اسلام - از پادری ڈبلیو گولڈ سیک صاحب - یہ آنحضرت کا زندگی نامہ اہل اسلام کی اپنی کتابوں سے اخذ کر کے تیار کیا گیا ہے۔ اس لئے بہت ہی معتبر ہے۔ کئی مقامات مقدسہ کے نقشہ بھی شامل ہیں صفحہ ۱۰۴ - ۸ر

چراغ کلام - یہ تلاوت کلام اللہ کی مشہور و معروف کتاب ہے جس میں ۳۶۵ دنوں کے لئے روز انہ صبح و شام کے ورد مندرج ہیں قیمت مع کپڑا ۸ر

راحت افزا - قاضی خیر اللہ صاحب کی سادی اور ٹپرسن نظموں گیتوں اور بھجنوں کا مجموعہ صفحہ ۳۲ - ۱ر

عالمگیر مذہب - مصنفہ خواجہ صاحب - اس رسالہ میں کئی مذاہب کا مقابلہ کر کے ثابت کیا ہے کہ مسیحی دین ہی تمام دنیا۔ تمام زمانوں اور تمام حالات کے لئے کارآمد اور مفید ہو سکتا ہے صفحہ ۳۶ - ۳ر

دُرِ حکمت مصنفہ سادھو سندر سنگھ صفحہ ۷۵ - ۳ر

سیکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

یونگ کرسچن ہائی سکول لودیانہ

یہ بورڈنگ سکول مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے۔ مشن نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اور چار خوانین اُس کی مدد کرتی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔

شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔ کلاس فیس سرکاری شرح کے مطابق ہے۔ متفرق اخراجات ایک روپیہ آٹھ آنہ ماہوار فی طالب علم ہے۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

نئے انتظام کے مطابق چالیس فیصدی غیر مسیحی طلبا بھی داخل ہو سکتے ہیں۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی - الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ چرخہ کشا ۱ مہ سے ۱ لے تک اور کرز کو نول عہ سے ۲ عہ تک مل سکتا ہے۔

مزید حالات پرنسپل صاحب وہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

راگ پرست ہونے والا پھول - انگلستان میں ایک پھول ہوتا ہے جسے باجہ کے سروں سے خاص لگاؤ ہے۔ جہاں باجہ بجتا ہے اس جگہ ان پھولوں کے گملے لاکر رکھ دو تو پھول خود بخود بغیر ہوا کی مدد کے باجہ کی طرف مڑ جاتے ہیں اور ہل ہل کر وجد کرتے ہیں اور اگر یہی پھول کملائے ہوئے ہوں تو باجہ کی آواز سے کھل جاتے ہیں اور جب آواز بند ہو جائے تو کملا جاتے ہیں اگر ہندوستان میں ایسے درخت ہوں تو خدا جانے کتنے لوگ انکی پرستش کرنے لگیں (پیسہ اخبار)

براہین نیرہ ۳/۲۰

یہ رسالہ اہل اسلام کے دعویٰ تحریف بائبل کا نہایت ہی عالمانہ و محققانہ جواب ہے جس میں تاریخی لاکلام اور مدلل جواب بزرگانِ اسلام سے الزام تحریف بائبل کا کامل طور سے استیصال کر دیا گیا ہے۔ ہمارے مولویوں کی تمام غلط فہمیوں اور ان کے اوہام باطلہ و ساختہ کی قابل دید تردید کی گئی ہے۔ اگر آپ مسیحی مبشر اور پادری ہیں اور مسلمانوں سے عموماً مذہبی گفتگو کرنے کا موقع ملتا ہے تو نہ صرف اس خود حکیم النظم رسالہ کو مطالعہ فرمائیں بلکہ اسکی متعدد جلدیں خرید کر اپنے تمام مناد بھائیوں کو بھی اس نہایت ضروری ہتھیار سے مسلح کر دیں جو کہ انہیں بیجا بحث کی عین موقع پر کامل دستگیری کر سکتا ہے۔ کتابت - طباعت ۔ زیب کاغذ سفید چکنا۔ قیمت ۲ مع محصول ڈاک ہے۔ بہت جلدی کیجئے ورنہ ختم ہونے پر اسکی ایک جلد آپکو کسی قیمت پر دستیاب نہ ہو سکیگی۔

مکافات عمل شہنشاہ روم نیرو کے عہد سلطنت کی پُر درد اور دل ہلا دینے والی داستان بلا ترتیب دل عبارت کی شستگی محاورے کی تمکینی مضمون کی دلچسپی۔ طرز ادا اور محاکات کی خوبی قابل دید ہے ایک بار پڑھ لینے سے آپکی زبان برسوں چٹخارے لیتی رہے ترجمہ ساده۔ قیمت فی جلد ۱۲ر محصول ڈاک ۲ر

ملنے کا پتہ - ڈاکٹر مولوی حشمت اللہ ایچ۔ بی۔ ایل۔ ایل اینڈ ایل۔ ایم۔ بی قصور - کوٹھے پیرانوالہ ضلع لاہور پنجاب

ضرورت ۶/۷

ڈفرن ہسپتال کوئٹہ کے سٹاف میں اضافہ ہونے کے سبب سے فوراً دو ٹرینڈ نرسوں کی ضرورت ہے جو مڈوائف کی بھی سند یافتہ ہوں۔ تنخواہ مبلغ ساٹھ روپیہ ماہوار مع وردی اور دھوبی اور رہنے کو مکان باسامان مفت۔

اس کے علاوہ فورٹ سنڈیمان کے لئے ایک ٹرینڈ نرس یا نرس دائی کی ضرورت ہے۔ تنخواہ مبلغ پچاس روپیہ ماہوار۔

تمام درخواستیں معہ نقول اسناد بنام لیڈی ڈاکٹر انچارج ڈفرن ہسپتال کوئٹہ بھیجئے۔

پادری ایچ۔ ای دائلی صاحب ایس۔ ٹی۔ ایم مینیجر نور افشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائٹر چھپا